زمین کے تارے

لو رات ہو گئی ہے لو چھا گیا اندھیرا
باغوں میں بسنے والے سب لے چکے بسیرا

ہر سمت آسماں پر تارے چمک رہے ہیں
تارے جو ہیں زمیں پر اُن کو یہ تک رہے ہیں

پوچھو گے تم زمیں کے وہ کون سے ہیں تارے؟
آؤ تمھیں دکھائیں تارے وہ پیارے پیارے

دیکھو چمک رہے ہیں باغوں میں باڑیوں میں
کیا اُڑ رہے ہیں ہر سُو کھیتوں میں جھاڑیوں میں

یہ ننھی لالٹینیں کیا جگمگا رہی ہیں
اِس سمت آ رہی ہیں اُس سمت جا رہی ہیں

ہیں آگ کے پتنگے یا پھُول پھلجھڑی کے
کیا نُور سے بھرے ہیں یہ ننّھے ننّھے کیڑے

تم جانتے ہو اِن کو؟ جگنو ہے نام اِن کا
اندھیاریوں کو روشن کرنا ہے کام اِن کا

کیا خوش نُما ہیں دیکھو قدرت کے کارخانے
قدرت کے کارخانے قدرت ہی خوب جانے

حفیظؔ جالندھری

سوالات

1۔ شاعر نے زمین کا تارا کسے کہا ہے؟
2۔ جگنو کہاں کہاں چمک رہے ہیں؟
3۔ شاعر نے جگنو کے لیے کون کون سے لفظ استعمال کیے ہیں؟
4۔ جگنو کا کام کیا ہے؟